# حج کی تیاری

مسلم سجاد

منشورات

قیمت: 1.50 روپے

منصورہ ملتان روڈ لاہور پاکستان فون: 5434909-5425356 فیکس: 042-5432194

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کی طرح، حج کی تیاری بھی ایک پورا عمل ہے۔ ساری ساری عمر تمنا کرنا، دعائیں کرنا، یہ بھی تیاری ہے۔ اس تیاری کی کیسی کیسی مثالیں علم میں آتی ہیں، پڑھنے کو ملتی ہیں۔ ساری ساری عمر لوگ زادِ راہ جمع کرتے ہیں، رو رو کر دعائیں کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ اور روضۂ رسولؐ کی زیارت نصیب ہو۔ اس کے خواب دیکھتے اور بیان کرتے ہیں۔

ایک وقت گزرا کہ قرعہ میں نام نہ نکلنے پر صدمے کی کیفیت ہوتی تھی کہ ابھی بلاوا نہیں آیا اور اگلے سال کا انتظار شروع ہو جاتا اور یوں تیاری جاری رہتی تھی۔

بحری جہاز سے حج کی صورت میں آٹھ دس دن بڑی ہمہ گیر ہمہ وقتی تیاری کا موقع ملتا تھا۔ حج کے سفرناموں میں اس کا خوب بیان ملتا ہے۔ پابندی سے نمازیں، ذکرواذکار کی مجالس، دعائیں، توجہ، شوق --- یہاں تک کہ جدہ کا ساحل نظر آ جائے اور شوق کی بے تابیاں اگلے مراحل کے لیے فزوں تر ہو جائیں۔

یوں، حج کے لیے سفر کی مدت کا طول بھی تیاری کا حصہ بن جاتا ہے۔ نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک دوست نے بتایا کہ ایک زمانے میں سفر اتنے ماہ لیتا تھا کہ کسی کو

دوسرے سال حج کرنا ہو تو وہ ادھر ہی رک جاتا تھا۔ جانے آنے میں چھ چھ ماہ لگ جاتے تھے۔ عبدالماجد دریابادی کے حج نامے میں ۱۹۲۹ء میں مناسک حج کے لیے نقل وحرکت کا ذریعہ اُونٹنی بیان ہوا ہے۔

وقت بدلنے کے ساتھ' سفر مختصر ہوتا گیا۔ اس سے تیاری کا' یعنی کیفیت سے گزرنے کا عمل متاثر ہوا ہے۔ بحری جہاز کا سفر غیر مقبول ہوا اور بالآخر ختم ہوگیا۔ اب حاجی چند گھنٹے اس کیفیت میں گزار کر' ہوائی جہاز میں سوار ہو کر چند مزید گھنٹوں کے بعد جدہ پہنچ جاتا ہے۔ ہفتوں اور مہینوں خاص کیفیات میں گزارنے کا تاثر چند گھنٹوں میں تو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کے لیے بارش کی مثال دی ہے کہ زمین پر برستی ہے لیکن ہر حصہ اپنی کیفیت اور قوت نمو کے لحاظ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ چٹیل چٹان پر سے تو پانی گزر ہی جاتا ہے۔ اسی طرح حج کی مثال ہے۔ لاکھوں افراد دنیا کے کونے کونے سے جاتے ہیں' کئی کئی دن اکٹھے گزارتے ہیں' رحمت و مغفرت کی بارشیں جاری رہتی ہیں لیکن ہر ایک اپنے ظرف کے لحاظ سے فیض یاب ہوتا ہے۔ یقیناً کچھ ضرور ایسے ہوں گے' اللہ کرے سب ہوں' جو ایسے معصوم ہو جاتے ہیں جیسے آج ہی پیدا ہوئے ہوں۔ اس کا انحصار بڑی حد تک تیاری پر ہے۔

اب تیاری خود سے ارادہ کر کے' مصروفیات اور زندگی کے ہنگاموں سے وقت نکال کر کرنا ہوگی۔ تربیت حجاج کے کسی پروگرام میں شرکت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے لیکن آخری بلکہ اولین بنیادی بات وہی کہ تیاری تو آپ کو خود ہی کرنا ہے' خود ہی پروگرام بنانا ہے' خود ہی عمل کرنا ہے--- آخر حج بھی تو آپ خود ہی کر رہے ہیں!

## تیاری کا عمل

تیاری کے سلسلے میں دو اہداف ہونا چاہییں۔ مناسکِ حج کے لیے تیاری' جو

۷ ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں' اور مکہ مدینہ کی سرزمین پر ۳۰' ۳۵ دن قیام کا جو موقع ملنے والا ہے' اس کے لیے تیاری --- تاکہ وہاں کا ہر ہر لمحہ استعمال ہو۔ اس مقصد سے جب سے بنکوں میں رقم جمع ہوتی ہے' کچھ نہ کچھ تیاری شروع کی جاسکتی ہے۔

جب میں حج کرنے گیا تو میرا خیال تھا کہ میرا کام مکہ مدینہ پہنچنا اور خانہ کعبہ دیکھنا اور طواف کرنا ہے' باقی اس دوران کی کیفیات --- جس کا حال سفرناموں میں پڑھا تھا غالباً خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاری کی جائیں گی' یعنی وہاں جاکر خود بخود طاری ہو جائیں گی۔ معلوم نہیں' میں کوئی خاص گنہگار تھا' یا سب کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ حرم میں بیٹھ کر بھی' راہوار خیال کو جہاں چاہے لے جاسکتے ہیں۔ شیطان زیادہ طاقت سے زور آزمائی کرتا ہے کہ اللہ کو بتائے کہ دیکھئے یہاں تک چل کر آنے والا بھی بہکایا جاسکتا ہے۔ ہر طرح کے ملک ملک کے مناظر وہاں نظر آتے ہیں اور آپ جہاں چاہیں اپنے کو لے جاسکتے ہیں۔ اور حرم سے ذرا باہر نکلیں تو فٹ پاتھ' دکانیں' ہوٹل --- پورا بین الاقوامی بازار سجا سجایا --- جتنے گھنٹے چاہیں گزاریں' جو چاہیں خریدیں --- یوں آزمائش تو بڑھ جاتی ہے۔ خیال تھا کہ یہاں پہنچ گئے تو سب کام آسان ہو جائیں گے۔ لیکن ایسا نہیں پایا۔ اس لیے تیاری کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

تیاری کی پہلی شق یہی ہے کہ پہلے دن سے نیت کو خالص کیا جائے اور پھر کوشش کرکے دورانِ قیام اور دورانِ مناسک حج خالص رکھا جائے۔ ہر شخص خود ہی جائزہ لے کر معلوم کرسکتا ہے کہ نیت میں کہاں' کس طرح کا کھوٹ ہے' یا آسکتا ہے۔ اس کی پیش بندی کرے' عملی تدابیر کرے اور اللہ سے دعا بھی کرے کہ سارا سفر' محنت' خرچ محض دوڑ بھاگ ہی نہ ثابت ہو۔

دورانِ قیام کی ایک اہم سرگرمی مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کی نمازیں' خصوصاً جہری نمازیں ہیں۔ دوسری ساری سرگرمیاں اس کے گرد گھومتی ہیں۔ پہلے سے ذہن میں ہونا

چاہیے کہ وہاں نمازیں بالکل ٹھیک ٹھیک ادا کرنا ہیں (چاہے یہاں کیسی بھی عادات ہوں)۔ اس کے لیے دو باتوں کا اہتمام کیا جا سکتا ہے:

ایک یہ کہ نماز کے بارے میں لٹریچر میں جو کچھ پڑھا ہے' اسے تازہ کر لیا جائے۔ پانچ وقت کی نماز کو ذکر کے حقیقی معانی کے ساتھ قائم کیا جائے گا تو اس کی برکات' اور زندگی پر اثرات بچشم سر دیکھے جا سکیں گے۔ کتابیں حاصل کر لی جائیں' ساتھ رکھی جائیں۔

دوسری بات' بہت ضروری یہ ہے کہ اگر آپ کو اتنی عربی آتی ہے کہ قرآن سنتے ہوئے اس کا مفہوم ذہن میں آتا جائے تو اپنی خوش قسمتی پر اللہ کا شکر ادا کیجیے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی فکر کیجیے۔ اب بے شمار ایسے کورس چل رہے ہیں جو دو تین ماہ میں اتنی شدبد کرا دیتے ہیں کہ آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ روزانہ دو تین گھنٹے دیں' تو ایک ہفتے میں بھی ہدف حاصل ہو سکتا ہے (منشورات کے شائع کردہ خرم مراد کے **قرآنی عربی کے ۱۵ اسباق** سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے)۔ یہ نہ ہو کہ فجر و عشاء میں' مسجد نبویؐ اور مسجد حرام کے امام قرآن کی پُرلطف' وجد آفریں تلاوت کر رہے ہوں' قوموں کے عروج و زوال کے احوال بیان ہو رہے ہوں' آخرت کی حقیقت اور مناظر کا نقشہ کھینچا جا رہا ہو' احکام الٰہی اور ان کی مصلحتیں بتائی جا رہی ہوں' انفس و آفاق کی آیات پر توجہ دلائی جا رہی ہو' آپ کے نفس کو جھنجھوڑا جا رہا ہو' اور آپ کو کچھ خبر ہی نہ ہو۔

نماز کی اپنی کیفیت ہے' لیکن معنی و مطلب کے ساتھ شعوری توجہ ہو تو افادہ ہزار چند ہو جاتا ہے۔ اپنے کو اس سے کیوں محروم رکھتے ہیں؟ جو عربی آپ سیکھیں گے' ساری عمر کام آئے گی۔ نمازوں کے علاوہ بھی یہاں تلاوت کا بہت موقع ملتا ہے۔ کئی کئی قرآن ختم کیے جاتے ہیں' یہ بامعنی ہوں تو کیا کہنے!

ایک تیاری دعاؤں کی ہے۔ یہ پورے اہتمام سے کریں، زبان کی کوئی قید نہیں لیکن قرآن کی بتائی ہوئی اور رسول اللہؐ کی کی ہوئی دعائیں، آپ کے جذبات کو اور داعیات کو الفاظ کا جامہ پہنا دیتی ہیں اور جذبات کی تہذیب بھی کرتی ہیں۔ اس لیے ان کے مجموعے آپ کے پاس ہونے چاہییں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہاں دعاؤں کے لیے بہت وقت ملتا ہے۔ آپ کے پاس جتنا بھی ذخیرہ ہو، کم پڑ جاتا ہے۔ آپ کوشش کر کے جمع کریں، یہ تیاری کا حصہ ہے۔ یاد نہ بھی ہوں تو سامنے رکھ کر، بیٹھ کر، آرام سے کی جاسکتی ہیں۔ (عربی جاننا یہاں بھی کام آئے گا)۔ یہ چار دن کا نہیں، مہینے بھر کا موقع ہے۔ اذکار مسنونہ (ابن قیم/خلیل احمد حامدی) نالہ نیم شب (خرم مراد) کے علاوہ بھی آسان دعائیں اور قرآنی دعاؤں کے مجموعے عام ملتے ہیں۔ دعاؤں کے لیے خصوصی اوقات اور مقامات کا بیان آپ کو ہر تذکرے میں ملے گا۔

دعوہ اکیڈمی کا شائع کردہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا ۷ روپے کا ایک کتابچہ (وہاں کوئی اسلامی مکتبہ اسے ۷ ریال کا فروخت کر رہا تھا!) سیرت نبویؐ دعاؤں کے آئینے میں' میرے ساتھ تھا۔ انھوں نے ترجمہ عبدالماجد دریابادیؒ کا نقل کیا تھا۔ ان گلیوں میں رسول اللہؐ کا قرب آپ محسوس کرتے ہی ہیں، پھر آپؐ کی دعائیں، بہترین اُردو میں ترجمہ--- میں بیان نہیں کرسکتا کہ یہ مختصر کتابچہ میرے کتنے کام آیا!

تیاری کا ایک اہم حصہ مناسب کتب کا ساتھ رکھنا ہے۔ مطالعے کا وقت وہاں نکالیں۔ جتنا بازاروں اور گپ شپ سے بچیں گے، زیادہ مطالعہ کرسکیں گے (شیطان کی خصوصی کوشش ہوتی ہے کہ آپ کو اِدھر اُدھر کے کاموں میں لگائے رکھے اور اصل شغل آپ ملتوی کرتے رہیں کہ بہت وقت پڑا ہے، آپ پہلے ہی دن سے چوکنے رہیں، اس جال میں نہ آئیں)۔ خود ہی سوچیں کہ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر حدیث کا مطالعہ،

چند لمحات کلام نبوی کی صحبت میں ' کی عملی تفسیر بن جاتا ہے۔ مکہ مدینہ کے آثار اور نشانیاں دیکھنے جائیں تو سیرت کا مطالعہ مستحضر ہونا چاہیے۔ تیاری کے ایک حصے کے طور پر اسے بھی تازہ کرلیں۔

اب آیئے اصل حج' یعنی مناسکِ حج کی طرف!

یہ چار پانچ دن ہی وہ اصل دن ہیں جن کی خاطر یہ سفر کیا گیا اور حج کا فریضہ ادا کرنے کے لیے یہ تیاری کی گئی۔ اس حوالے سے ہر طرف ہدایات مہیا ہوتی ہیں' بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ خصوصی پروگرام ہوتے ہیں۔ حاصل یہ ہونا چاہیے کہ آپ کے ذہن میں مناسک کا پورا نقشہ' روز کا پروگرام تفصیل کے ساتھ آجائے۔

ایک وقت وہ بھی رہا ہوگا جب خانہ کعبہ کی تصویر بھی دیکھنے کو نہ ملتی ہوگی۔ لوگ آکر ہی دیکھتے ہوں گے۔ پھر تصویر آگئی' لیکن جو بات اصل کی تھی' وہ تصویر میں کہاں --- لیکن اب تو ہمہ وقت خانہ کعبہ کا' اس میں نمازیوں کا منظر ٹی وی پر اتنا نظر آتا ہے کہ پہلی دفعہ دیکھنے والی بات اب کہاں --- یہی لگتا ہے کہ جیسے دیکھی ہوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ پھر بھی خود وہاں موجود ہونے' اس کا حصہ ہونے' اپنی آنکھوں سے خانہ کعبہ کو دیکھنے' اپنے قدموں سے طواف کرنے' آبِ زم زم' چشمۂ زم زم پر کھڑے ہوکر پینے کی لذت کیا اور کس طرح بیان کی جائے --- یقیناً یہ امور بیان سے ماورا ہیں!

مناسکِ حج سیکھنے کے لیے' پڑھنا بھی چاہیے' کسی پروگرام میں بھی شرکت کرنا چاہیے لیکن سب سے موثر کسی فلم کو توجہ سے دیکھ لینا ہے۔ آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ سب کیا اور کس طرح کرنا ہے۔ وہاں کوئی آپ کو بتا نہ سکے کہ اس طرح کرو۔ آپ کو صحیح بات کا علم ہونا چاہیے۔ یہ تیاری لازماً کریں' یہ نہ سوچیں کہ وہاں معلوم ہو جائے گا' کوئی نہ کوئی بتا دے گا' سب ہی کر رہے ہوں گے --- آپ کو اعتماد کے ساتھ علم ہونا

چاہیے۔

اور آخری بات، جو پہلی بات بھی ہو سکتی تھی، یہ ہے کہ جانے سے پہلے ایک، بلکہ دو تین حج کے سفرنامے پڑھیں اور کیفیات سے گزریں۔ میں نے عبدالماجد دریابادیؒ صاحب کا سفرنامہ حج پڑھا اور حقیقت یہ ہے کہ بہت فائدہ اٹھایا۔ مناسک کے علاوہ، اس دور کے حالات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ آپ اپنی پسند کے مصنف کا سفرنامہ لیں مگر پڑھیں ضرور۔

یہ تیاری کے لیے کوئی جامع امور نہیں، چند متفرق باتیں ہیں۔ امید ہے کہ عازمین حج انھیں مفید پائیں گے۔

تیاری کے سلسلے میں ۱۰۱ نکات بھی بیان کیے جاسکتے ہیں۔ لیکن یہاں بعض اہم بنیادی امور کی نشان دہی پیش نظر تھی۔ جزئیات میں جائیں تو یہ بھی کام کی بات ہے کہ جوتوں کے لیے تھیلی بنوا کر لے جائیں، لیکن میں نے تو یہ بھی نہیں ذکر کیا کہ عرفات کا دن کتنا اہم ہے، منیٰ میں کیسے وقت گزارا جائے، مزدلفہ میں کنکریاں کیسے چنی جائیں، رمی جمار میں کیا احتیاطیں کریں، قربانی کس طرح بہتر رہے گی، بار بار عمرے کریں یا نہ کریں، طواف کا کیا لطف ہے وغیرہ۔ حج کے ہدایت ناموں میں یہ سب کچھ ملے گا۔ میری بتائی ہوئی باتوں میں کچھ فائدہ محسوس کریں تو دعاؤں میں مجھے بھی یاد کر لیجیے گا (فہرست میں کہیں نام لکھ لیں) اور روضہ رسولؐ پر میرا سلام بھی پیش کر دیجیے گا۔ اللہ قبول فرمائے۔